سوال

(277) میت اوراس کے کفن کولوبان وغیرہ کی دھونی دی جاسکتی ہے کہ نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت اوراس کے کفن کولوبان وغیرہ کی دھونی دی جاسکتی ہے کہ نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کے کفن کی دھونی دینے کے بارے میں کسی کااختلاف نہیں ہے، یہ بالاتفاق جائزہے، بیھقی(3 405) میں حضرت جابر سے مرفوعاً مروی ہے : ''أجمروا کفن المیت ثلاثا،، اورحضرت اسماء بنت ابی بکرسے مروی ہے کہ انہوں نےاپنے گھروالوں سے کہا : ''أجمرواثیابی إذامت، ثم حنطونی، ولاتذرواعلی کفنی حنوطا،، اورابن قدامہ مغنی3 4382) میں لکھتے ہیں : ''وأوصی[أبوسعیدوابن عمروابن عباس أن تجمرأکفانہم بالعود،، .

مردے کوحنوط یامشک یاکوئی بھی عطرلگانا مسنون ہے، اس بارے میں کسی کااختلاف نہیں ہے، لیکن خودمردہ کواگریالوبان وغیرہ کی دھونی دینے کے بارے میں (جس کی صورت یہ ہوسکتی ہے) کہ : جس چارپائی پرمردہ کوغسل دیا جائے یاجس پراسے کفنا نے کےلیے رکھاجائے ، اس چارپائی کوچاروں طرف سے اوراس کےنیچے دھونی دی جائے، یاخودمیت کے چاروں طرف دھونی والی چیز(لوبان یااگروغیرہ) گھمااورپھرادی جائے اس میں علماء کااختلاف معلوم ہوتاہے، حنابلہ خودمیت کوبھی دھونی دینے کے قائل معلوم ہوتے ہیں۔

ابن قدامہ لکھتے ہیں(3 382) : ''أَبُوہُرَیْرَةَ: یُجَمَّرُ الْمَیِّتُ وَلِأَنَّ ہٰذَا عَادَةُ الْحَیِّ عِنْدَ غُسْلِہِ، وَتَجْمِیرِ ثِیَابِہِ، أَنْ یُجَمَّرَ بِالطِّیبِ وَالْعُودِ، فَکَذٰلِکَ الْمَیِّتُ،، انتھی۔ اوریہ لوگ اپنی دلیل میں ایک مرفوع حدیث پش کرتےہیں جومسنداحمد3 330۔331اورسنن کبری بیھقی3 405میں مرفوعاًبایں الفاظ مروی ہے : ''إذاأجمرتم المیت فأجمروہ ثلاثا،، لیکن امام بیھقی نےاس روایت کے بعدیحیی ین معین سے ان کایہ کلام نقل کیاہے : ''لم یرفعہ إلایحیی بن آدم، ولاأظن ہذاالحدیث إلاغلطا،، یعنی : اس حدیث کامرفوع مروی ہونا غلط ہے، صحیح یہ ہے کہ یہ روایت حضرت جابر سے موقوفامروی ہے، یہ لوگ یہ بھی کہتےہیں کہ جس روایت میں ''اجمرواالمیت،، کالفظ ہےاس سے مراد ''اجمرواکفن المیت،،، ہے جیساکہ بعض روایات میں آگیاہے، والروایات یفسر بعضھما بعضا ۔ لیکن علامہ ماردینی نےالجوہرالنقی میں ابن معین کے مذکورہ کلام پریہ تنقید کردی ہے : ''کان ابن معین بناہ علی قاعدة اکثر المحدثین انہ إذاروی الحدیث مرفوعاوموقوفافالحکم بالوقف والصحیح الحکم بالرفع لانہ زیادة ثقة ولاشک فی توثیق یحیی بن آدم کذاذکرالنووي والحاکم صحح ہذاالحدیث،، انتھی

ہمارے نزدیک اگرمیت کوبھی دھونی دے دی جائے جس کاطریقہ اوپربیان کیاگیاہے تواس میں کوئی مضائقہ نہیں ۔ (محدث بنارس شیخ الحدیث نمبر1997ء)

ھذاما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1۔کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 431

محدث فتویٰ